روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ ہفتہ ۱۳ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ، ۳۰ امان ۱۳۷۰ہش، ۳۰ مارچ ۱۹۹۱ء نمبر ۷۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویت نام کی عظمتِ کردار

(ویت نام) "ایک غریب ملک ہے لیکن عظمتِ کردار دیکھیں کہ ساڑھے آٹھ سال تک سر بلند کر کے امریکہ سے ٹکر لی ہے۔ اس عرصے میں جنوبی ویت نام میں ان کے مرنے والے سپاہی اور شمالی ویت نام میں مرنے والے سپاہی اور شہریوں کی کل تعداد ۲۵ لاکھ تھی۔ گویا سارے اسرائیل کا یہودی اگر ہلاک ہو جائے تو اتنی تعداد بنتی ہے۔ اور انہوں نے سر نہیں جھکایا۔ امریکی تکبّر کی کمر توڑ کر رکھ دی۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"مُتّقی کے معنی ہیں ڈرنے والا۔ ایک ترکِ شر ہوتا ہے اور ایک اِفاضۂِ خیر۔ مُتّقی ترکِ شر کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے اور محسن اِفاضۂِ خیر کو چاہتا ہے۔ مَیں نے اس کے متعلق ایک حکایت پڑھی ہے کہ ایک بزرگ نے کسی کی دعوت کی اور اپنی طرف سے مہمان نوازی کا پُورا اہتمام کیا اور حق ادا کیا۔ جب وہ کھانا کھا چکے، تو بزرگ نے بڑے انکسار سے کہا کہ مَیں آپ کے لائق خدمت نہیں کر سکا۔ مہمان نے کہا کہ آپ نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ مَیں نے احسان کیا ہے، کیونکہ جس وقت تم مصروف تھے، مَیں تمہاری املاک کو آگ لگا دیتا تو کیا ہوتا۔ غرض متقی کا کام یہ ہے کہ برائیوں سے باز آوے۔ اس سے آگے دوسرا درجہ افاضۂ خیر کا ہے۔ جس کو یہاں محسنوُن کے لفظ سے اَدا کیا گیا ہے کہ نیکیاں بھی کرے۔ پُورا امتیاز انسان تب ہوتا ہے جب بَدیوں سے پرہیز کر کے یہ مطالعہ کرے کہ نیکی کون سی کی ہے؟"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۱۵)

کوشش کرو کہ تمہارا ہر جائز کام بھی خدا تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت ہو

اقتباس از اہم خطاب فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں

"مَیں تمہیں کہتا ہوں کہ یہ بہترین گندم کا پکا ہُوا نان ہے لیکن تم نہ کھاؤ۔ حالانکہ بہترین گندم کا پکا ہُوا نان ہر وقت کھانا جائز ہے۔ لیکن ایک وقت میں اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ گو یہ نان جس گندم سے پکا ہے وہ گندم کی قسموں میں سے بہترین قسم ہے۔ پھر یہ مشین میں پسے ہوئے آٹا کا بنا ہے اور وہ آٹا آٹے کے لحاظ سے بہترین ہے۔ پھر جن ہاتھوں نے اس آٹا کو گوندھا ہے وہ بہترین ہاتھ ہیں اور ان دعاؤں نے دعائیں کرتے ہوئے آٹا گوندھا ہے پھر یہ نان اس لحاظ سے بھی بہت اچھا ہے کہ جن ہاتھوں نے اسے پکایا ہے انہوں نے خدا تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اس کو پکایا ہے، غرض اس میں ساری خوبیاں ہیں لیکن میرا حکم ہے اسے نہ کھاؤ۔ مَیں نے عارضی طور پر اسے تم سے چھین لیا ہے تو باوجود اس کے کہ بہترین نان ہے وہ۔ خدا کے ایک بندے اور ایک بندی کا یہ فرض ہے کہ جب اس جائز چیز سے بھی خدا اسے روکے تو وہ رُک جائے پھر مثلاً پینے کا پانی ہے گو وہ بڑا اچھا پانی ہے۔ گلے سے بآسانی اُتر جاتا ہے اور میٹھا ہے۔ صحت کے لحاظ سے بھی اچھا ہے پھر وہ بہترین چشمہ یا بہترین نہر کا پانی ہے لیکن ایک وقت خدا تعالیٰ کہتا ہے مَیں ساری عمر تمہیں پانی پینے کی اجازت دیتا ہوں لیکن اس وقت مَیں کہتا ہوں کہ تم یہ پانی نہ پیؤ۔ تا تمہارے دل میں یہ احساس قائم رہے کہ جب ہم پانی پی رہے تھے اس وقت بھی ہم اپنے کسی حق کی وجہ سے نہیں پی رہے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے پی رہے تھے۔ ایک وقت میں خدا کے ایک بزرگ نے ایک فوج کو ایک خاص نہر سے پانی پینے سے منع کر دیا تھا اب پانی حرام تو نہیں تھا نہ وہ دن ان کے لئے روزہ کے دن تھے۔ لیکن ان سے ایک امتحان لیا گیا تھا۔ جس میں بعض کامیاب ہوئے اور بعض ناکام ہوئے۔ پس اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ تمہارے دلوں میں یہ احساس زندہ ہو اور قائم رہے کہ جو جائز کام بھی تم کرتے ہو وہ میری اجازت اور میری منشاء کے ماتحت کرتے ہو اور اسی لئے جب تمہیں بعض چیزوں سے روکا جائے تو تم رُک جاتے ہو۔ اگر یہ بات پیدا ہو جائے تو پھر تم اس خوشخبری کو بھی سُن لو کہ تمہارا انعام مَیں ہوں اور مَیں تمہیں مل جاؤں گا۔ میرے ساتھ تمہارا زندہ تعلق قائم ہو جائے گا اور دیدارِ الٰہی کی نعمت سے تم حصہ پاؤ گے۔"

(اہم خطاب فرمودہ ۲۴ مارچ ۱۹۶۸ء)

رمضان المبارک کی دُعائیہ فہرست

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے ثابت ہے۔ کہ صدقہ و خیرات اور ماہِ رمضان کا گہرا تعلق ہے۔ آپ بھی تحریک جدید کا چندہ اس مبارک مہینہ میں ادا فرما کر دوہرا ثواب حاصل کیجئے نیز اپنی جماعت کے جملہ مرد و زن کو اس کارِ خیر کی تحریک فرمائیں تا زیادہ سے زیادہ افراد ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل ہونے کا شرف پا سکیں۔ ۱۳ اپریل ۱۹۹۱ء تک فہرستیں مرکز میں پہنچا دی جائیں۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

اعلان

○ لاہور میں پرائیویٹ یا گورنمنٹ کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والے تمام احمدی طلباء اپنے مندرجہ ذیل کوائف فوری طور پر مندرجہ ذیل ایڈریس پر ارسال کریں۔

کوائف:- نام۔ ولدیت۔ کلاس۔ کالج کا نام۔ مضامین۔

رفیق مبارک میر
کمرہ نمبر ۱۱ دار الحمد A-۱۳۴
نیو مسلم ٹاؤن۔ لاہور

○ محترم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق مربّی امریکہ بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اسیرانِ راہ مولا کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۰۔ امان ۱۳۷۰ ہش ۳۰۔ مارچ ۱۹۹۱ء

ذمہ داری اور اہلیت

اظہارِ بیان کی خوبی یہ ہے کہ الفاظ قلیل ہوں اور معانی وسیع اور دُور رس۔ کلام بلاغت نظام اسی کو کہتے ہیں۔ کہ بات تو اختصار سے کہی جائے لیکن اس بات کے بہت سے پہلو ہوں اور سارے کے سارے جامع۔ تفصیل دیکھی جائے تو بہت کچھ اس میں سمیٹا ہوا نظر آئے۔

خدائی کلام سے کس کا کلام زیادہ بلاغت نظام ہو سکتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی مختصر سی باتوں میں زندگی کے ایسے ایسے راز واضح کر دیئے جاتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم تو ایک بحرِ ذخّار ہے ٹھیک ہی تو ہے۔ ہر زمانے کے مطابق اور ہر ضرورت کے مطابق ہدایات کھُل کر سامنے آتی چلی جاتی ہیں۔ زندگی کا کوئی پہلو نمایاں ہو یا غیر نمایاں۔ قرآن کریم کے چند ایک الفاظ ہر زمانہ میں اس پر ایک نئی روشنی ڈالتے نظر آتے ہیں۔

قرآن کریم کی ایک ہدائت یہ ہے کہ ذمّہ داری صرف اہل کے سپرد کرو۔ بات صاف ہے کہ اگر غیر اہل کے سپرد کوئی ذمہ داری کر دی جائے گی تو اس کے نتائج غیر پسندیدہ ہونگے۔ اس کے متعدد نقصانات کا احتمال ہوگا۔ اس بات کو عام طور پر انتخابات کے موقعہ پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس کی طرف بار بار توجہ مبذول کرائی جاتی ہے۔

ہمیں اس بات پر غور کرتے ہوئے خیال آیا کہ ٹریفک کے اصول بھی اسی بنیاد پر وضع کئے گئے ہیں۔ موٹر گاڑی چلانا ہو تو لائسنس حاصل کرو۔ اور لائسنس حاصل کرنا ہو تو آپ کی عمر کے لئے ایک معیار مقرر کر دیا گیا ہے۔ اگر اس سے کم عمر ہو تو چاہے آپ کو گاڑی چلانا آتی بھی ہو آپ کو لائسنس نہیں ملتا۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ گاڑی چلانے کی ذمہ داری ایسے شخص کو دی جانی چاہیئے جو اس کا اہل ہو۔ اور یہاں اہل ہونے کی شرائط عمر اور لائسنس ہیں۔

ہمیں چھوٹے چھوٹے بچوں کو کوچوانی کرتے ہوئے دیکھ کر خیال آتا ہے کہ ان کی وجہ سے جو حادثات ہوتے ہیں وہ اس لئے ہوتے ہیں کہ یہاں قرآن کریم کی تعلیم پر عمل نہیں کیا جاتا۔ اس ذمہ داری کے لئے کسی اہلیّت کا کیوں خیال نہیں رکھا جاتا۔

ڈیڑھ سَو اقوام ہیں ممبر مگر
پانچ کے ہاتھوں میں ہے ہر فیصلہ
کیا اسی انصاف پر نازاں ہیں لوگ
یہ تو ہے بے غیرتی کی انتہا

——— ابوالاقبال

○

دل کی کیفیت مرا چہرہ عیاں کرنے لگا
جو نہ کہنا تھا، سکُوتِ لَب بیاں کرنے لگا

مَیں یقیں کی سرحدوں تک جا کے لَوٹ آتا رہا
آگہی کا دَور مجُھ کو بدگماں کرنے لگا

میرے ذوقِ میزبانی سے اَنا پلنے لگی
اپنے دشمن کو بھی مَیں اب میہماں کرنے لگا

مَیں نے کشتی کو مقدّر کے حوالے کر دیا
مجُھ سے جب اٹھکیلیاں آبِ رواں کرنے لگا

مَیں نے تیرا نام لے کر چوُم لی زنجیر بھی
جب زمانہ سلب سب آزادیاں کرنے لگا

ظلم کی تدبیر لَوٹ آتی ہے ظالم کی طرف
کوئی کیوں سبّ وشتم وِردِ زباں کرنے لگا

دیکھ لی ہے مَیں نے شرق و غرب کی ہر اُونچ نیچ
اب کوئی کیوں مجھکو مجھ سے بدگماں کرنے لگا

آسمانوں کی صدا کو روکنے والا ہے کون
کون ناہنجار یہ کارِ زیاں کرنے لگا

اُنؐ سے اظہارِ محبّت کا ملا ہے یہ صِلہ
پیار مجُھ سے میرا ربّ دو جہاں کرنے لگا

چاند تاروں نے نہ کی میری پذیرائی نسیمؔ
مَیں کمندِ شوق وقفِ کہکشاں کرنے لگا

نسیمؔ سیفی

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:
"میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان میں خصوصیت سے لقاء حاصل کرنے کی دعائیں کریں

جماعت احمدیہ کی مٹی واقعۃً وہ ہے جو نم ہو تو بہت زرخیز ہے

مذہبی قوموں کی سب سے بڑی طاقت لقاء سے حاصل ہوتی ہے

اقتباسات از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ مطبوعہ الفضل ۱۸۔ اپریل ۱۹۹۰ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

خدا سے لقاء کی تیاری

"حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ایک بار کسی نے یہ سوال کیا کہ یا رسول اللہ! قیامت کب ہوگی۔ تو آپ نے جواباً فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ بہت ہی پیارا اور بہت ہی پرحکمت جواب ہے۔ کب سے انسان کو غرض نہیں ہونی چاہیئے، تیاری ہمیشہ رہنی چاہیئے۔ پس گذشتہ جمعہ میں میں نے اللہ تعالیٰ سے لقاء کے متعلق جو دعاؤں کی تحریک کی تھی، اس کے تعلق میں مجھے خیال آیا کہ تیاری کے سلسلے میں بھی کچھ باتیں آج آپ کے سامنے رکھوں۔ کیونکہ قیامت کی تیاری درحقیقت لقاء کی ہی تیاری ہے۔ اور دونوں ایک ہی مضمون ہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جب فرمایا کہ قیامت کی کیا تیاری کی ہے تو بلاشبہ اس سے مراد یہ تھی کہ قیامت میں تو خدا سے لقاء ہوگی یعنی وہ لقاء جو ایک نہ ایک رنگ میں ہر ایک کو نصیب ہوگی۔ اس کے سامنے پیش ہونا ہوگا۔ ان معنوں میں لقاء۔ پس جب پیش ہوگے تو اس کے لئے کیا تیاری ہے۔ اور مراد درحقیقت یہ تھی کہ اصل لقاء جو تعلق اور محبت کی لقاء ہوا کرتی ہے، اس کے لئے اگر تم نے اس دنیا میں تیاری نہ کی تو قیامت کا تمہیں کوئی بھی فائدہ نہیں ہوگا۔ پس اس پہلو سے ہمیں خدا تعالیٰ کی لقاء کے مضمون کو سمجھنا بھی چاہیئے اور اس کے لئے ہمہ وقت تیاری بھی کرنی چاہیئے۔

خدا کی لقاء ایک لامتناہی سفر ہے

اس ضمن میں پہلی بات تو یہ آپ کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں کہ لقاء کسی ایسے ایک لمحے کی ملاقات کا نام نہیں جو اچانک نصیب ہو جاتا ہے اور جس طرح آپ ایک دوست سے ملتے ہیں اور پھر اس سے جدا ہو جاتے ہیں اور اس کی خوشیاں دل میں لئے پھرتے ہیں، خدا سے بھی گویا اسی قسم کی کوئی ملاقات ہوگی۔ لقاء کا مضمون جیسا کہ حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے مختلف ملفوظات اور کتب میں بہت کھول کر بیان فرمایا ہے، تمام انسانی ملاقات سے مختلف حیثیت رکھتا ہے۔ یہ لقاء ایسی ہے جس میں جس حصے کی لقاء نصیب ہو جائے وہ پھر مستقل لقاء رہتی ہے اور اگلے کی طلب پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی لقاء دنیا میں بیک وقت کسی کو نصیب نہیں ہو سکتی کیونکہ خدا تعالیٰ لامحدود ہے اور انسان محدود ہے۔ اور محدود انسان لامحدود میں سفر کر سکتا ہے لیکن اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ پس لقاءِ باری تعالیٰ کا مضمون خدا کی ذات میں سفر کرنے کا مضمون ہے اور جو قدم آگے بڑھایا جاتا ہے پھر اس میں واپسی نہیں ہوا کرتی۔ جتنا حصہ خدا کا پالیا۔ یہ تو نہیں ہوا کرتا کہ پھر اس کے بعد خدا کے احاطے میں سے باہر نکل جائیں اور کہیں یہ لقاء ہوگئی۔ اب ایک دوسری لقاء کی کوشش کرتا ہوں بلکہ ایک سفر ہے جو لامتناہی ہے تبھی حضرت (فضل عمر) سے ایک دفعہ جب ایک کھوکھلے فلسفی نے یہ سوال کیا کہ اگر کوئی انسان سمندر میں کشتی پر سفر کر رہا ہو اور کنارہ آجائے، وہ پھر بھی کشتی میں بیٹھا رہے تو اس کے متعلق آپ کیا خیال کریں گے جیسا کہ میں نے پہلے بھی یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ بڑا دلچسپ ہے مطلب یہ تھا کہ عبادتیں کرتے ہو اس غرض سے کہ خدا مل جائے لیکن اگر خدا مل جائے اور پھر کشتی میں ہی بیٹھے رہو تو بڑی بے وقوفی ہوگی۔ تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو کوئی کنارے والا سمندر ہو تو کشتی میں بیٹھے رہنا بہت بے وقوفی ہے لیکن اگر کوئی سمندر بے کنارہ ہو تو کسی مقام کو کنارا سمجھ کر وہاں جو اترے گا، وہ وہیں ہلاک ہو جائے گا۔

پس خدا تعالیٰ کی لقاء کا مضمون دراصل یہی ایک لامتناہی سفر ہے اور اس سفر میں کوئی واپسی نہیں ہے کوئی قدم پیچھے اٹھنے والا نہیں ہے کیونکہ اگر اس سفر میں واپسی شروع ہو جائے تو وہ بہت ہی زیادہ خطرناک بات ہے۔ خدا کو پانے کے بعد اس سے بے وفائی کرنا اور اس سے منہ موڑنا ہلاکت کو دعوت دینے والی بات ہے۔ پس ایسی لقاء جو مسلسل بڑھتی چلی جائے اس کو لقائے باری تعالیٰ کہتے ہیں اور جو اس دنیا میں نصیب ہونی شروع ہو جاتی ہے پھر قیامت کے دن اس لقاء کا ایک ظاہری نظارہ بھی دکھائی دے گا۔ تو کیا ہوگا ہم اس کا تصور نہیں باندھ سکتے۔ مگر ہر شخص کی لقاء کی حیثیت اور توفیق اس دنیا میں طے ہوگی اور جتنی لقاء اس دنیا میں کسی کو نصیب ہوئی ہے، اس سے ممکن ہے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ اس میں روشنی پیدا ہو جائے اور اس لقاء کی جزا یہ ہو کہ خدا ایسے دکھائی دینے لگے گویا ہماری آنکھوں کے سامنے ظاہر ہو گیا ہے۔ مگر اس کے باوجود ہر شخص کی لقاء الگ الگ ہے۔ چنانچہ اس گڈریے کی لقاء، اور تھی جو خدا تعالیٰ سے اپنے رنگ میں پیار سے باتیں کر رہا تھا کہ تو مجھے ملے تو میں تیری جوئیں ماروں، تیرے کپڑے دھوؤں، کانٹے نکالوں اور موسیٰ کی لقاء اور تھی موسیٰ کو خدا تعالیٰ نے کلیم اللہ کا لقب عطا فرمایا۔ اور لقاء کے تعلق میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک خاص مقام تھا مگر وہ مقام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی لقاء کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ پس وہ سفر جو ایک گڈریے کی لقاء سے شروع ہوتا ہے وہ طور پر جا کر ختم نہیں ہوتا بلکہ طور کے بعد مقام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آتا ہے یعنی محمد مصطفےٰ کا قلب جس پر خدا جلوہ گر ہوا تو انسانی لقاء کا مضمون کامل ہوا۔ لیکن یہ مطلب نہیں کہ خدا محدود ہو گیا۔ مراد صرف یہ ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ نے جتنی توفیق عطا فرمائی ہے، جتنی استطاعت بخشی ہے، اس کی آخری حد تک خدا تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو پہنچنے کی توفیق بخشی لیکن ساتھ ہی معراج میں یہ بات ظاہر فرما دی کہ وہ حد آپ کی آخری حد تھی۔ خدا کی آخری حد نہیں تھی بلکہ خدا کی حدود کا آغاز تھا یہاں وہ تمثیلی بیری لگی ہوئی ہے جو انسان کی حد کو خدا کی حدوں سے جدا کرتی ہے۔ وہاں تک پہنچنا انسانِ کامل کا کام تھا لیکن یہ مراد نہیں کہ اس کے بعد خدا ختم ہو جاتا ہے۔ خدا تو ایک لامتناہی ہستی ہے اور پھر اپنے فضل سے اس نے کس حد تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اپنے اندر سفر کی توفیق بخشی۔ یہ ایک عام انسان خواہ وہ کیسا ہی نیک اور بزرگ اور فلسفی کیوں نہ ہو، سوچ بھی نہیں سکتا کیونکہ یہ ایسی باتیں ہیں جن کا تصور تجربے کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتا۔ بہت سی باتیں ایسی ہیں جو تجربے کے بغیر بھی سوچی جا سکتی ہیں۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو بغیر تجربے کے نصیب نہیں ہو سکتیں۔

..... پس اگر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی عام انسانوں کو مکمل طور پر دکھائی نہیں دے سکتے تو خدا تعالیٰ کے متعلق یہ تصور کر لینا کہ اس کی لقاء آناً فاناً ایک جلوے کی صورت میں ظاہر ہو اور وہی اس کا منتہیٰ بن جائے یہ ناممکن بات ہے۔ یہ بے وقوفی والی بات ہے۔ پس اس پہلو سے لقاء کے مضمون کو اپنی توفیق کے مطابق سمجھنے اور اپنی توفیق کے مطابق اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ......

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ میں اصلاح بہت آسان ہے

پس یہ جو مضمون ہے اس کو سمجھتے ہوئے رمضان شریف میں اپنے اوپر غور کریں۔

بعض دفعہ خدمت سلسلہ کرنے والے جو خط لکھتے ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی بہت ہی اصلاح کی گنجائش ہے اور بہت تکلیف دہ حالت ہے۔ میں نے ایک لمبا سلسلہ خطبات کا شروع کیا تھا، مختلف اخلاق پہ زور دینے کے لئے، مالی لین دین، بیویوں سے سلوک، خاوندوں سے سلوک، دوستوں سے گفتگو میں، طرزِ تکلم میں اصلاح وغیرہ وغیرہ۔ وہ اگلی صدی میں داخل ہونے کا بہانہ سامنے رکھ کر تاکہ اس طرح جماعت میں ایک ولولہ پیدا ہو، جوش پیدا ہو، میں نے وہ باتیں بیان کیں لیکن حقیقت میں تو ان باتوں کا صدیوں سے تعلق نہیں تھا وہ ایک دائمی اہمیت، دائمی حیثیت کی باتیں ہیں۔ حقیقت میں ان باتوں کا صدیوں سے نہیں بلکہ ہر آنے والے لمحے سے تعلق ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی وہ لقاء جو زبردستی کی لقاء ہوگی، ہمارا اس میں اختیار نہیں۔ ہم نے بہرحال لوٹ کے اس کے پاس جانا ہے۔ وہ تو صدیوں کا انتظار نہیں کیا کرتی۔ اس میں تو لمحے لمحے کی بھی ہمیں خبر نہیں کہ اب ہوگی یا اگلے لمحے ہوگی۔ پس وہ ساری باتیں ایسی ہیں جن کا لمحات سے تعلق ہے اور ہر آنے والے لمحے سے تعلق ہے۔ ان باتوں میں اصلاح کریں اور پھر دیکھیں کہ آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کی لقاء زیادہ آسان ہونی شروع ہو جائے گی اور بعض دفعہ اخلاق کی ترقی کے ساتھ انسان جزوی طور پر خدا کو اس طرح پانا شروع کر دیتا ہے کہ اس کو پھر چسکا پڑ جاتا ہے۔ پھر وہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پھر اور آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور جو لقاء کا لطف ہے وہی اگلے قدموں کے لئے غذا بن جاتا ہے لیکن اگر وہ لطف ہی نصیب نہ ہوا ہو تو اگلے قدم کے لئے طاقت نہیں ہوتی بلکہ قدم واپس مڑتے ہیں اور دنیاوی مادی لذتوں کی طرف جھکتے ہیں اور انسان دن بدن اپنے ذوق میں زیادہ سفلہ پن محسوس کرنے لگتا ہے لیکن ایسے بھی ہیں جو کوئی محسوس نہیں کرتے۔ ان کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ پس خدا کی طرف سفر کے لئے ذوق کا لطیف تر ہوتے چلے جانا نہایت ضروری ہے۔ پس اپنے ماحول میں، اپنے بچوں سے گفت و شنید میں اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کریں۔ اپنی بیویوں سے گفت و شنید میں اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کریں۔ بیویاں خاوندوں سے گفت و شنید میں اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کریں۔ بھائی بہنوں سے، دوستوں سے بے تکلفی کے باوجود ایک اخلاق کا پاس ضرور رکھا کریں۔ کیونکہ وہ بے تکلفی جو بدتمیزی پہ منتج ہو جائے، وہ بے تکلفی جس سے کلام میں بدخلقی پیدا ہو، وہ بے تکلفی حقیقت میں ایک مہلک زہر ہے۔ وہ دوستیوں کو تباہ کرنے والی بے تکلفی ہوا کرتی ہے دوستیوں کو بڑھانے والی نہیں ہوا کرتی اور ہمارے ملک میں خصوصیت سے یعنی پاکستان اور ہندوستان میں بھی اب یہ کثرت سے رواج ہو رہا ہے کہ بے تکلفی اور دوستی کا اظہار گندی گالیوں سے کرنا ہے۔ اور یہ گندی گالیاں پھر آہستہ آہستہ ایسی عادت بن جاتی ہیں کہ اس میں انسان کو شعور ہی نہیں رہتا کہ میں کہہ کیا رہا ہوں اور کر کیا رہا ہوں۔ ہمارے ایک خادم سلسلہ نے خدام الاحمدیہ کے اصلاحی دوروں کے سلسلہ میں حیدرآباد ڈویژن کا اور بعض دوسرے علاقوں کا سفر کیا تو ان کا بڑا تکلیف دہ خط موصول ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ماحول کو تو میں جانتا ہی ہوں۔ کیا حال ہو چکا ہے؟ مجھے تعجب ہوا کہ بعض دیہاتی احمدی جماعتوں میں بھی زبان کی صفائی کا خیال نہیں ہے۔ وہ عام روزمرہ گالیاں دینے لگ گئے ہیں محاورے کے طور پر۔ ہل چلا رہے ہیں تو اور کچھ نہیں تو بیل کو ہی ساتھ گالیاں دیتے جاتے ہیں۔ کسقدر بیوقوفی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک فرق میں نے ضرور دیکھا کہ اگر باقی معاشرے کی اصلاح کے لئے میں عمر بھی وقف کر دیتا تو کسی نے میری بات نہیں ماننی تھی۔ میں عمر کا چھوٹا ہوں۔ ان سے ناواقف بھی تھا جن کے پاس پہنچا لیکن جب میں نے ان کو سمجھایا کہ تم ہو کون اور تم سے کیا توقعات ہیں تو ہر ایک نے فوری طور پر مثبت ردّعمل دکھایا اور پھر کہتے ہیں کہ میں نے دوروں میں دوبارہ جا کر رابطے کئے تو مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ وہ محض ایک فرضی ردّعمل نہیں تھا بلکہ واقعتاً ان کے اندر تبدیلیاں پیدا ہو رہی تھیں۔ پس احمدیت کی مٹی میں یہی تو مزا ہے کہ واقعتاً وہ مٹی ہے جو نم ہو تو بہت زرخیز ہے۔ اس وقت احمدی معاشرے کی اصلاح مشکل نہیں ہے کیونکہ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے دلوں میں ایک ایسی نرمی پیدا کر دی ہے اور وہ ملائمت پیدا کر دی ہے جس کے نتیجے میں جس طرح آپ موم کو جس طرح چاہیں ڈھال لیں، یہ مٹی نیکی میں ڈھلنے کے لئے موم کی طرح اثر رکھتی ہے۔ اور بدی میں ڈھلنے کے لئے سخت ہو جاتی ہے۔ بیک وقت اس مٹی میں یہ دو خصوصیات موجود ہیں۔ خدا ان خصوصیات کو ہمیشگی کی زندگی دے۔ جس قوم میں یہ خصوصیات پائی جائیں ان کی اصلاح آسان ہو جایا کرتی ہے اور بہت ہی ہوا کے رُخ پر چلنے والی بات ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ہاتھوں میں ڈھلنے والی مٹی کی یہ تعریف فرمائی .... یہاں .... جو سختی بتائی گئی ہے، دراصل کفّار کی عادات کے خلاف سختی مراد ہے۔ کفر کے خلاف سختی ہے۔ جہاں تک بدی کا تعلق ہے وہ بدی اُن کے اوپر اثر ڈالنے کی کوشش کرتی ہے اور نامراد رہتی ہے۔ وہ اُن کو اپنے رنگ میں ڈھال نہیں سکتی لیکن جہاں ایمان لانے والوں کے اثر قبول کرنے کا معاملہ ہے۔ فرمایا .... وہ نہایت ہی نرم اور بہت ہی تعاون کرنے والے اور جھکنے والے اور ان کے سامنے مٹ جانے والے لوگ ہیں۔ پس جو کوشش بھی آپ آج جماعت احمدیہ میں اصلاح کی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ردّعمل عام دنیا کے ردّعمل کے مقابل پہ ایک بالکل جداگانہ ردّعمل ہے۔ محض باشعور طور پر محنت کی ضرورت ہے۔ پس ہمارے نظام سے تعلق رکھنے والے جتنے بھی عہدیداران ہیں خواہ وہ خدام الاحمدیہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ لجنہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ انصار سے تعلق رکھتے ہوں اور نظام جماعت کے دوسرے عہدیدار وہ ان باتوں کا خیال کریں اور اس رمضان میں خصوصیت سے ہر جگہ یہ شعور بیدار کریں کہ ہم نے خدا سے لقاء کی دعائیں مانگنی ہیں اور لقاء کی تیاریاں کرنی ہیں اور اس کی لقاء کی خاطر اپنے گھروں کو سنوارنا ہے۔ اپنے صحنوں کو جھاڑو دینے ہیں اور اپنی دیواروں کو دھونا اور صاف کرنا اور اپنے فرشوں کو مانجھنا ہے۔ جس طرح ایک اچھے مہمان اور پیارے مہمان کی تیاری ہر گھر کرتا ہے خواہ وہ غریب ہو، خواہ امیر ہو۔ ہم نے اپنی توفیق کے مطابق اپنے گھر کو خدا کے لئے سنوارنا ہے تاکہ وہ ایک معزز مہمان کی طرح یہاں نازل ہو۔

کئی دفعہ اگر وقت نہ بھی ہو اور پتہ چلے کہ کوئی شخص بے چارہ تیاری کر کے بیٹھا ہوا ہے تو انسان مجبوراً بھی وہاں چلا جاتا ہے۔ میں نے سفروں کے دوران دیکھا ہے: وقفِ جدید، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ کے دوران میں نے پنجاب میں بڑے سفر کئے ہیں۔ بعض دفعہ ہمارے دورے میں ایک گاؤں نہیں ہوا کرتا تھا اور اس کو پتہ ہوتا تھا کہ یہ دورے میں شامل نہیں ہے۔ گاؤں والے پہنچ جاتے تھے۔ کہتے تھے کہ جی ہم تو تیاری کر کے بیٹھے ہیں۔ کیا کریں؟ اس میں محبت کا ایک ایسا جذبہ پایا جاتا ہے کہ دوسرے کو بے اختیار کر دیتا ہے۔ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو جی تیار بیٹھے ہیں تو پھر انسان کیسے کہہ دے۔ اچھا تیار بیٹھے رہو۔ ہم نہیں آ سکتے۔ مجبوراً وقت نکالنا ہی پڑتا ہے۔ کچھ وہاں سے پھر وقت کھینچا، کچھ کہیں سے کھینچ کے لمبا کیا۔ بہرحال وقت دینا پڑتا ہے تو اگر انسان میں ایسا جذبہ ہے احسان مندی کا تو خدا تعالیٰ نے تو ہمیں احسان سکھایا ہے۔ وہ ہمارے احسان کا بھی خالق ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ آپ خدا کے لئے کچھ تیاری کریں اور خدا کی طرف سے کورا سا جواب مل جائے کہ میرے پاس تمہارے لئے وقت نہیں ہے کہ تم پوری طرح صاف نہیں ہوئے۔ پس صاف ہونے کی کوشش شروع کر دیں۔ پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح آپ پر اپنی رحمت کا جلوہ دکھاتا ہے۔ وہ جھکا کرتا ہے۔ آپ میں اٹھنے کی طاقت نہیں ہے .... پس آپ لقائے باری تعالیٰ کی تیاری کریں اس طرح تفصیل سے اس مضمون کو سمجھنے کے بعد کچھ نہ کچھ ضرور شروع کر دیں اور آج کے بعد جب رمضان ختم ہو تو دیکھیں کہ آپ نے کتنا خدا کی ذات میں سفر کیا ہے۔ وہی سفر سفر ہوگا جو رمضان کے بعد بھی جاری رہے گا۔ وہ سفر جہاں آپ پھسل کر واپس آ جائیں وہ سفر سفر نہیں ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کوششوں میں انسان پھسلتا رہے لیکن جب ایک مقام کو حاصل کر لیتا ہے تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر اس کے بعد پھسلنا نہیں ہونا چاہیئے۔

ہم نے کئی دفعہ بچپن میں ایسے POLES پر چڑھنے کی کوشش کی جنمیں انسان پھسل جاتا ہے۔ بعض درختوں پہ انسان چڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور پھسل جاتا ہے کیڑیاں بھی دیواروں پہ چڑھتی ہیں اور پھسل جاتی ہیں لیکن اگر انسان عزم جاری رکھے تو بار بار پھسلنے کے باوجود پھر ایک موقعہ ایسا نصیب ہوتا ہے جب انسان اُس چوٹی کو پالیتا ہے جس کی طرف وہ حرکت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جب اس درخت پر چڑھ کر اس چوٹی پر بیٹھتا ہے تو پھر کوئی پھسلنا نہیں ہے۔ پھر اپنی مرضی سے نیچے اترے تو اترے۔ ایک اور ہی لطف اس وقت فتح کا محسوس ہو رہا ہوتا ہے کہ اب میں مقام محفوظ پہ پہنچ گیا ہوں۔ پس اِس لقاء کو جو اس رمضان کے دوران حاصل ہو، اِس پیمانے پہ جانچیں اور دیکھیں کہ آپ نے جو کچھ خدا کا پایا تھا، رمضان گزرنے کے بعد بھی ہاتھ میں رہا یا نہ رہا۔ اگر نہیں رہا تو پھر میرا آپ کو یہی پیغام ہو سکتا ہے کہ کوشش جاری رکھیں اور نہیں تو بار بار گرنے والی کیڑیوں سے ہی سبق حاصل کریں۔ پھسلیں۔ بے شک پھسلیں مگر پھر اس نیّت کے ساتھ دوبارہ سفر شروع کریں کہ مَیں نے ہمت نہیں توڑنی اور ضرور اپنے مقصد کو حاصل کر کے چھوڑنا ہے پھر........ آپ کے پھسلنے سے نقصان نہیں ہوگا۔ لیکن اگر پھسلنے کا مطلب یہ ہے کہ اگلے رمضان تک مسلسل خدا سے دور ہی ہٹتے چلے جانا ہے تو پھر یہ لقاء نہیں ہے۔ اس کا جو کچھ اور نام رکھ دیں لیکن اسے آپ لقاء نہیں کہہ سکتے۔ پس اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو حقیقت میں لقاء کے مضمون کا عرفان عطا فرمائے اور اس مضمون کو سمجھنے کے بعد لقائے باری تعالیٰ نصیب کرے۔ سب سے بڑی دنیا کی طاقت مذہبی قوموں میں لقاء سے حاصل ہوا کرتی ہے۔ اتنا بڑا کام ہے ہمارے سپرد۔ اتنے بڑے انقلابات ہم نے برپا کرنے ہیں کہ لقاء کے بغیر ناممکن ہے کہ ہم اس کام کو سرانجام دے سکیں۔ پس اس کی اہمیت کو سمجھیں۔ جتنے زیادہ صاحبِ لقاء جماعت احمدیہ کو نصیب ہوں گے اتنے ہی جلدی بڑے بڑے عظیم الشان انقلاب دنیا میں برپا کرنے کی ہمیں توفیق عطا ہو گی۔ اللہ کرے کہ جلد تر ہمیں یہ توفیق نصیب ہو۔"

تحریکِ وقفِ نَو

خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور رحم کے ساتھ واقفینِ نَو کی تعداد ۳۱ جنوری ۱۹۹۱ء تک ۶،۰۲۲ ہو چکی ہے۔ جبکہ تحریک وقفِ نَو کا آغاز فرماتے ہوئے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ واقفینِ نَو بچوں کی تعداد ۵،۰۰۰ ہونی چاہیئے۔ چنانچہ احبابِ جماعت نے اس پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے اپنے بچے تحریک وقفِ نَو میں پیش کئے اور پیارے امام کی خواہش کو پورا کیا اور ۵،۰۰۰ سے زیادہ تعداد میں بچے پیش کئے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

اب یہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ ان معصوم بچوں کی اعلیٰ رنگ میں تربیت کریں تاکہ یہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے پیش کریں۔ یہ بچے جماعت کی امانت ہیں۔ ان کی صحت، ان کی تعلیم و تربیت اور ان کی نگہداشت کی ذمہ داری والدین پر عائد ہوتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"تحریک وقفِ نَو ۳؍اپریل ۱۹۹۱ء کو ختم ہو رہی ہے۔ جن والدین کے ہاں ۳؍اپریل ۱۹۸۷ء سے لے کر اب تک بچے پیدا ہوئے ہیں اور انہوں نے بچے تحریکِ وقفِ نَو میں پیش نہیں کئے وہ ۳؍اپریل ۱۹۹۱ء سے پہلے، پہلے کوائف فارم پُر کر کے دفتر وقفِ نَو کو ارسال کریں۔ ورنہ اس تاریخ کے بعد یہ بچے تحریک وقفِ نَو میں شامل نہیں ہو سکیں گے۔"

۳؍اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد صرف وہ بچے تحریک وقفِ نَو میں شامل ہو سکیں گے جن کے والدین نے اپنی متوقع اولاد کو وقف کرنے کی درخواست باقاعدہ تحریری طور پر ۳؍اپریل ۱۹۹۱ء سے قبل بھجوا دی ہوگی۔ ان کے بچے جب بھی پیدا ہوں گے اس تحریک میں شامل ہو سکیں گے۔ (وکالتِ دیوان - ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ - پاکستان کی
۳۵ ویں سالانہ تربیتی کلاس کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی ۳۵ ویں سالانہ تربیتی کلاس یکم سے ۱۱ مارچ تک جاری رہنے کے بعد کامیابی سے اختتام پذیر ہو گئی۔ اس کلاس کا افتتاح یکم مارچ ۱۹۹۱ء کو بعد نماز عصر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے کیا۔

اس کلاس میں میٹرک پاس طلباء شامل ہوتے ہیں۔ لیکن امسال رمضان المبارک کی آمد کی وجہ سے تاریخیں ایسے وقت میں رکھنی پڑیں کہ صرف پنجاب میں میٹرک کے امتحان مکمل ہو چکے تھے اور سندھ، بلوچستان، سرحد اور اسلام آباد میں ابھی امتحان نہیں ہوئے تھے۔ ان تمام نامساعد حالات کی وجہ سے حاضری غیر معمولی طور پر کم ہو جانے کا خدشہ تھا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال ۱۵۲ مجالس کے ۵۲۵ طلباء اس میں شامل ہوئے جبکہ سال گزشتہ ۹۴ مجالس کے ۴۷۴ نمائندے شامل ہوئے تھے۔

تربیتی کلاس کا آغاز صبح نماز تہجد سے ہوتا تھا۔ نماز فجر اور درس کے بعد تدریس شروع ہوتی تھی۔ قرآن کریم۔ حدیث، فقہ، کلام اور عربی پڑھائی جاتی رہی۔ روزانہ ایک پیریڈ میں مہتممین کرام اور ان کے نمائندے خدام الاحمدیہ کے شعبہ جات کا تعارف کرواتے رہے۔ ایک پیریڈ تقاریر کی مشق کا رکھا گیا۔ روزانہ ماہر ڈاکٹر صحت و صفائی کے متعلق لیکچر دیتے اور روزانہ عصر کی نماز کے بعد تربیتی تقریر۔ اس پروگرام کے بعد مقررہ احزاب وقار عمل کرتے رہے۔ نماز مغرب سے قبل کھیل کا انتظام بھی رہا۔ ایک دن سلائیڈز بھی دکھائی گئیں۔ ایک اور پروگرام کے بدل کے طور پر بعد نماز عشاء ایوان محمود میں لطائف اور مزاحیہ خاکوں پر مشتمل ایک دلچسپ تفریحی پروگرام رکھا گیا۔ کلاس کے اختتام پر تحریری امتحان لیا گیا جس میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۲۵۳ تھی جن میں سے ۱۷۱ طلباء کامیاب ہوئے اس طرح نتیجہ ۶۷٫۵۹ فیصد رہا۔ پرچہ کے کل نمبر ۲۵۰ تھے جبکہ پاس مارکس ۱۰۰ تھے۔

تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب ۱۱ مارچ کو منعقد ہوئی جس کے مہمانِ خصوصی مکرم کمال یوسف صاحب قریشی، مربی سلسلہ تھے۔ اس موقع پر طلباء میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے پہلی دس پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء کے لئے انعامات بھجوائے تھے جو طلباء کو دیئے گئے۔

نتائج تربیتی کلاس

مجموعی طور پر عزیز احمد محمد احسن فیکٹری ایریا ربوہ اوّل، عزیز ندیم احمد خان دارالیمن شرقی ربوہ دوم اور عزیز سلطان احمد دنیاپور ملتان سوم رہے۔

قرآن کریم کے مضمون میں شاہد احمد مرزا سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی اوّل، شکیل احمد صدیقی سمن آباد لاہور دوم، شاہد عمر ڈلیو کے سیالکوٹ سوم رہے۔ حدیث کے مضمون میں خالد محمود ۱۹۴ ب لاٹھیاں والا ضلع فیصل آباد اوّل، ندیم احمد ڈسکہ ضلع سیالکوٹ دوم اور وسیم احمد طاہر گلشن پارک لاہور سوم رہے۔ فقہ کے مضمون میں امتیاز احمد اورنگی ٹاؤن کراچی اوّل، عطاء السلام شیخوپورہ دوم اور محمد فخر احمد دنیاپور ضلع ملتان سوم رہے۔ کلام کے مضمون میں ندیم احمد دارالیمن ربوہ اوّل، احمد محمد احسن فیکٹری ایریا ربوہ دوم اور فرید احمد دارالصدر جنوبی سوم رہے۔

پہلی دس پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء کے اسماء ترتیب وار یہ ہیں

۱۔ احمد محمد احسن فیکٹری ایریا ربوہ
۲۔ ندیم احمد خان دارالیمن ربوہ
۳۔ سلطان احمد دنیاپور ملتان
۴۔ شاہد عمر ڈلیو کے ضلع سیالکوٹ
۵۔ خالد محمود چک ۱۹۴ ب لاٹھیاں والا ضلع فیصل آباد
۶۔ ندیم احمد ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ
۷۔ شاہد احمد مرزا سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
۸۔ وسیم احمد طاہر گلشن پارک لاہور
۹۔ حیدر علی انور آباد لاڑکانہ

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاوید اقبال ناصر

دُعا ۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت

مکرم و محترم جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ ۔

خدا تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور اپنے فضلوں سے نوازے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کو لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے تاکہ آپ جماعت کی اور الفضل کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں ۔

جناب عالی! خاکسار الفضل کی اشاعت کے لئے ایک عدد مضمون " دُعا " کے عنوان سے بھیج رہا ہے ۔ اس سے قبل بھی خاکسار کے مضمون الفضل اور دوسرے رسائل میں آپ بزرگوں کی دعاؤں اور شفقت سے شائع ہو جاتے ہیں اور آپ کی خاص شفقت سے بالترتیب تین ۳ عدد مضمون پچھلے دنوں الفضل میں جگہ پا گئے ۔ جن کے عناوین مندرجہ ذیل ہیں ۔

(۱) خدائے قدرت کے نظارے (۲) جنوں کی اصل حقیقت (۳) دنیا ۔ اب جو مضمون خاکسار " دعا " کے عنوان سے بھیج رہا ہے ۔ امید ہے آپ میری مزید حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اور دلداری کرتے ہوئے میرے اس مضمون کو بھی الفضل میں جگہ دے دیں گے ۔

خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور حاسدوں کی نظر بد سے آپ کو محفوظ رکھے اور دشمنوں کے فتنہ سے بھی بچائے رکھے اور ہر قدم پر خدا تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو آپ کی علمی قوت میں مزید ترقی کرنے کے سامان پیدا کرتا چلا جائے ہم سب کو سلطان القلم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

امید ہے آپ بھی مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے ۔

یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ مذہب کی جان اور اس کا خلاصہ اور اس کی روح دُعا ہی ہے ۔ دعا کی قبولیت خدا کی ہستی کا ثبوت ہے دعا سے انسان کو خدا کی قدرتوں پر زندہ ایمان پیدا ہوتا ہے ۔ مگر دعا اس امر کا نام نہیں کہ انسان صرف منہ سے ایک بات کہہ دے اور سمجھ لے کہ دعا ہو گئی دُعا خدا تعالیٰ کے حضور پگھل جانے کا نام ہے ۔ دعا ایک موت اختیار کرنے کا نام ہے ۔ دعا تذلل اور انکسار کا مجسم نمونہ بن جانے کا نام ہے ۔ صرف گلے سے نکلی ہوئی آواز کا نام دعا نہیں ۔ بلکہ دل خدا تعالیٰ کے خوف سے بھر جانے کا نام دعا ہے ۔ انسانی روح کا پانی کی طرح بہہ کر آستانہ الوہیت پر گرنے کا نام دعا ہے ۔ انبیاء کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل ذریعہ دعا ہی ہے ۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ دعا کے بارے میں فرماتے ہیں :۔

" یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین و دنیا پر آفت نہ آئے گی وہ ایک ایسے قلعے میں محفوظ ہے جس کے ارد گرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ رہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے ۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہر گز نہیں ہے ایک لمحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ ہی ۔ یہی دعا ہے ۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے ۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۲، ۱۹۳)

قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے " تم مجھ کو پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا یعنی تم مجھ سے دعائیں کرو میں تمہاری دعاؤں کو سنوں گا ۔" چنانچہ اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک حدیث قدسی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتے ہوئے جاتا ہوں ۔

دعاؤں کی قبولیت میں وہ انسانی مصالح کو بھی مدنظر رکھتا ہے بعض دفعہ انسان جو چیز مانگتا ہے خدا تعالیٰ کے علم میں اگر وہ چیز اس کے لئے مہلک ہو تو خدا تعالیٰ اس کی دعا کو کسی اور رنگ میں اس کے حق میں پورا کر دیتا ہے ۔ لیکن خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے میں پوری استقامت اور استقلال دکھانا ضروری ہے چنانچہ اس بارے میں ایک بزرگ کا واقعہ آتا ہے کہ وہ متواتر تیئیس سال تک ایک ہی دعا مانگتے رہے اور اس کی دعا قبول نہ ہوئی اس عرصہ میں اس کا ایک مرید بھی آ گیا وہ بزرگ رات کو اٹھ کر دعا مانگ رہے تھے کہ انہیں الہام ہوا کہ تمہاری یہ دعا قبول نہیں ہوگی یہ الہام اس کے مرید نے بھی سن لیا مگر وہ شرم کی وجہ سے چپ رہا اور اس نے زبان سے کچھ نہ کہا دوسری رات پھر اس بزرگ نے دعا کی تو پھر الہام ہوا کہ تمہاری یہ دعا قبول نہیں ہوئی اور ساتھ ہی مرید کو بھی اس کا پتہ لگ گیا مگر وہ چپ رہا تیسری رات پھر وہ بزرگ مصلے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ الہام ہوا تمہاری دعا قبول نہیں ہوئی اور مرید نے بھی یہ آواز سنی ۔ وہ خاموش نہ رہ سکا اور اس نے بزرگ سے کہا ایک دفعہ قبول نہ ہوا دو دفعہ قبول نہ ہو تو کوئی بات نہیں مگر آپ کو تو کئی بار یہ آواز آئی ہے یہ دعا قبول نہیں ہوگی مگر پھر بھی آپ مانگتے چلے جاتے ہیں اس بزرگ نے کہا تم تو ابھی سے تھک گئے ہو میں تو یہ دعا بتیس سال سے متواتر کر رہا ہوں اور بتیس سال سے ہی مجھے یہ جواب مل رہا ہے لیکن پھر بھی میں مانگتا چلا جاتا ہوں لیکن تم تین دن سے ہی یہ آواز سن کر کہتے ہو کہ بس کرو اور پھر بزرگ نے فرمایا ۔

" میرا کام تو اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہے اور اللہ تعالیٰ کا کام ماننا اور قبول کرنا ہے میں اپنا کام کرتا جاؤں گا اللہ تعالیٰ اپنا کام کرے گا وہ مانے یا نہ مانے اُس کا اپنا اختیار ہے ۔"

قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ دعا کرنے والا خدا تعالیٰ کے احکامات پر پوری طرح عمل کرنے والا اور خدا تعالیٰ پر کامل یقین رکھنے والا ہو اور پورے اعتماد سے ساتھ دعا کرے اور اس وقت تک دعا میں لگا رہے جب تک اُس کی دعا قبول نہیں ہوتی پھر دعا کرنے والے کو اس بات کا بھی علم ہونا چاہیئے ۔ کہ خدا تعالیٰ انسان کے ساتھ دوستانہ معاملہ کرتا ہے کبھی وہ انسان کی بات مان لیتا ہے اور کبھی وہ اپنی بات منوانا چاہتا ہے ۔

اس بارے میں حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں ۔

" جب اللہ تعالیٰ کا فضل قریب آتا ہے تو وہ دعا کی قبولیت کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے ۔ دل میں ایک رقت اور سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے لیکن جب دعا کی قبولیت کا وقت نہیں ہوتا تو دل میں اطمینان اور رجوع پیدا نہیں ہوتا ۔ طبیعت پر کتنا ہی زور ڈالو مگر طبیعت متوجہ نہیں ہوتی ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی خدا تعالیٰ اپنی قضاء و قدر منوانا چاہتا ہے اور کبھی دعا قبول کرتا ہے اس لئے میں تو جب تک اذنِ الٰہی کے آثار نہ پالوں قبولیت کی کم امید کرتا ہوں اور اس کی قضاء و قدر پر اس سے زیادہ خوشی کے ساتھ جو قبولیت دعا میں ہوتی ہے راضی ہو جاتا ہوں کیونکہ اس رضا بالقضاء کے ثمرات اور برکات اس سے بہت زیادہ ہیں ۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۶۰)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث دعا کے بارے میں مسلم جلد ۲ کتاب الذکر والدعاء میں بیان کی گئی ہے جس میں آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے جب تک کہ وہ قطع رحم اور گناہ کے متعلق نہ ہوں مگر اس صورت میں نہیں کہ وہ جلدی کرے صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ جلدی سے کیا مراد ہے آپؐ نے فرمایا وہ یہ کہنے لگے کہ میں نے بڑی دعا کی مگر میں دیکھتا ہوں کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی پھر وہ دعا سے تھک جاتا ہے اور دعا چھوڑ دیتا ہے ۔

غرض دعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہے کہ انسان مایوسی کو قریب بھی نہ پھٹکنے دے اور صرف خدا کی ذات پر کامل ایمان اور بھروسہ رکھے اور اس وقت تک گریہ و زاری کرتا رہے اور خدا کے آستانہ پر گرا رہے جب تک کہ قبولیت کا وقت نہیں آ جاتا ۔

چنانچہ حضرت فضل عمر (خدا تعالیٰ آپ سے راضی ہو) دعا کے نتائج کے بارے میں فرماتے ہیں ۔

" دعا کے لئے بھی وقت مقرر ہیں ۔ ان وقتوں میں کی ہوئی دعا بھی بہت بڑے نتائج پیدا کرتی ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مظلوم کی بد دعا سے ڈرو کیونکہ جب وہ ہر طرف مصائب ہی مصائب دیکھتا اور خدا تعالیٰ کے سوا کوئی سہارا نہیں پاتا تو اس کی تمام تر توجہ خدا تعالیٰ کی طرف پھر جاتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے آگے گر پڑتا ہے اور اس وقت وہ جو بھی دعا کرتا ہے قبول ہو جاتی ہے ۔ کیونکہ دعا کے قبول ہونے کے سامانوں میں سے ایک اعلیٰ درجہ کا سامان یہ بھی ہے کہ انسان کی ساری توجہ ہر طرف سے ہٹ کر خدا تعالیٰ ہی کی طرف ہو جائے ۔ کیونکہ مظلوم کی یہی حالت ہوتی اس لئے اس کے لئے بھی یہ ایک موقعہ پیدا ہو جاتا ہے "

خدا تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

رمضان المبارک میں وقف جدید دفتر اطفال کی وصولی کم از کم چوتھا حصہ مکمل ہو جانی چاہیئے ابھی سے وصولی کے لئے کوشش کریں ۔

(مہتمم اطفال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا:۔ مکرم عبدالحلیم صاحب ابن عبدالمنان صاحب شاہد طالب علم جامعہ احمدیہ کئی دنوں سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم رشید احمد صاحب دارالیمن وسطی کا بیٹا مجید احمد اور اس کا لڑکا بیرون ملک ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں پہلے سے خدا کے فضل سے افاقہ ہے۔

○ مکرم عزیز احمد صاحب معلم وقف جدید کی اہلیہ کمر اور بازو میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بغرض علاج داخل ہیں

○ مکرم ناصر احمد صاحب (چنیوٹ) بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم ولی الرحمن صاحب سوری کارکن حدیقۃ المبشرین تقریباً دو ہفتہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ علاج کے باوجود مکمل افاقہ نہیں ہو رہا۔

○ مکرم لال دین صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ حیدر آباد عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔

احباب کرام ان سب کی صحت و سلامتی درازئ عمر اور پریشانیوں سے نجات کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی

۸۔ مارچ کو مکرم عبدالعزیز صاحب ولد چوہدری عبدالقادر صاحب کی شادی عزیزہ طاہرہ نسرین بنت حکیم علی حسن صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودھا کے ساتھ ہوئی اور رخصتانہ کے موقع پر مکرم مرزا عبدالحق صاحب نے پندرہ ہزار روپے حق مہر پر اعلان نکاح فرمایا اور دعا کرائی۔

۹۔ مارچ کو مکرم نصیر احمد صاحب انجم مربی سلسلہ ابن مکرم عبدالقادر صاحب کی بارات ربوہ پہنچی اور مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے عزیزہ ناصرہ پروین بنت مکرم چوہدری محمد حسین صاحب سکنہ دارالعلوم غربی ربوہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر ان کے نکاح کا اعلان فرمایا اور دعا کرائی۔

مورخہ ۱۰۔ مارچ بروز اتوار سرگودھا میں ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں متعدد احباب شریک ہوئے۔

○ عزیزہ فرحت جبیں صاحبہ بنت منشی مبشر احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب ابن مکرم چوہدری غلام رسول صاحب فیکٹری ایریا ربوہ بعوض حق مہر بارہ ہزار روپیہ مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۱۰۔ مارچ ۱۹۹۱ء کو بیت النصرت میں پڑھا۔ رخصتی مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۹۱ء کو عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترمہ قانتہ صاحبہ بنت مکرم مرزا مقصود احمد صاحب آف پشاور اور مکرم مرزا مبارک احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب کو بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۹۱ء بروز اتوار بیٹی عطا فرمائی۔ نومولودہ مکرم مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ نوشہرہ چھاؤنی کی پڑپوتی ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم فیض الرحمن راشد صاحب اندرون بھاٹی گیٹ لاہور کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور نے بچے کا نام عطاء الرحمن عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مبارک احمد صاحب کا پوتا اور مکرم بشارت احمد عزیز صاحب کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت و درازی عمر عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مستری علی شان صاحب ۸۵ سال کی عمر میں ۲۰۔ فروری ۱۹۹۱ء کو اپنے گاؤں ڈھوک غازی ضلع راولپنڈی میں اپنے مولا حقیقی سے جاملے موصوف نے ۶ بیٹے اور ۳ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ۲۱۔ فروری ۱۹۹۱ء کو جماعت احمدیہ محمودہ، چونترہ اور گوجر خان کے احباب ڈھوک غازی پہنچے۔ مکرم سعید احمد خان صاحب سہیل مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا کرائی۔

اعلان گمشدگی: تنویر سٹوڈیو سے صدر غربی نزد الفیض فلیٹس تک جاتے ہوئے ایک اگفا ۱۳۵/۳۶ کی فلم کے نیگیٹو گر گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ملیں تو براہ مہربانی اس پتہ پر اطلاع دیں۔

طاہر عمران خان
۷/۲ صدر غربی لطیف [illegible] دفتر

ذیابیطس کی اقسام

ذیابیطس کی دو مختلف اقسام ہیں۔

قسم اول میں انسولین کی کمی ہوتی ہے اور اس قسم کی ذیابیطس عموماً بچوں اور نوجوانوں میں ظاہر ہوتی ہے اور ایسے مریضوں کا جسم عموماً دبلا ہوتا ہے۔

دوسری قسم میں انسولین کی کمی نہیں ہوتی مگر انسولین کا عمل بعض وجوہات کی بناء پر زائل ہو جاتا ہے۔ ایسے مریض عموماً موٹے ہوتے ہیں اور ادھیڑ عمر ہوتے ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۹۴۷ میں امۃ الباسط زوجہ طاہر احمد مبشر قوم مانگر پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۸/۲۱ دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر ۵،۰۰۰/- روپے (۲) زیورات ۵ تولہ مالیتی ۱۵،۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امۃ الباسط زوجہ طاہر احمد مبشر ۸/۲۱ دارالیمن وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ محمد اسماعیل اسلم وصیت نمبر ۲۴۴۶۷۔ گواہ شد نمبر۲۔ بشارت احمد وصیت نمبر ۲۷۶۸۳

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

۱۰۔ شکیل احمد صدیقی سمن آباد لاہور

تقریری مقابلہ میں لاہور کے شکیل احمد اول، مظفر مارکر کے عبدالحفیظ دوم اور ربوہ کے احمد محمد احسن سوم رہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام طلباء کے لئے اس کلاس کے انعقاد کو بابرکت کرے۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے کے ارشاد کے مطابق طلباء کو چاہیئے کہ جو کچھ اس کلاس میں سیکھا ہے وہ اپنے اپنے علاقہ کے دوستوں کو بھی سکھائیں۔

حبوب مفید اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ۔ ۱۵/- روپے
۶۰ گرام ۔ ۴۵/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ ربوہ

معاذ اینڈ کمپنی
سوسان روڈ۔ مدینہ ٹاؤن۔ فیصل آباد
فون ۔۔۔ ۴۳۱۲۷
باتھ روم ٹائلز۔ سینیٹری ویئرز۔ سینیٹری فٹنگز۔ نیشنل ٹائلز نیز سٹائل ٹائلز برائے فرش و فیس کے لئے خدمت کا موقعہ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی کو نماز پڑھنے پر سزا

ہائیکورٹ سے ضمانت پر رہائی

Held on charge of 'saying prayer': released by LHC

Bureau Report

LAHORE, March 17: An Ahmadi chemical engineer Mahmood Ahmad Shams, who was arrested on the charge of offering *zohar* (mid-day) prayers in the open with a badge of "*Kalama-i-Tayyaba*" on his chest and sentenced to one-year imprisonment and a fine of Rs 5,000 by two sub-ordinate courts in Multan, has been enlarged on bail by the Lahore High Court.

The arrest was made by the Multan police and a case under Section 298-C (posing as a Muslim) was registered against him on February 23 last. The complaint of the "offence" was made by the General Manager, Thermal Power Station, Multan, in black and white.

A Multan magistrate sentenced him to an imprisonment of one year with a fine of Rs 5,000 on February 28. He filed an appeal with the Sessions Court in Multan which was rejected and the conviction upheld. The conviction was passed on the "confession" of the accused chemical engineer. The Sessions Court observed while upholding the sentence that the accused had injured the religious feelings of the Muslims.

The Ahmadi chemical engineer had been summoned from a factory in Taxila, about 30 kilometres from Rawalpindi, to remove a defect in the Electric Supplies Corporation in Multan.

Mirza Naseer Ahmad Baig, advocate, appeared on behalf of the chemical engineer in the Lahore High Court's Multan Bench which allowed his release on bail.

لاہور ۱۷، مارچ ۔ ایک احمدی کیمیکل انجینئر محمود احمد شمس جس کو کھلی جگہ پر ظہر کی نماز پڑھنے اور اس دوران سینے پر کلمہ طیبہ آویزاں کرنے کے الزام میں ایک سال قید اور پانچ ہزار جرمانہ کی سزا ملتان کی دو ماتحت عدالتوں نے دے دی تھی ۔ لاہور ہائی کورٹ نے ضمانت پر رہا کر دیا ہے ۔

یہ گرفتاری ملتان پولیس نے زیر دفعہ ۲۹۸، سی گذشتہ ۲۳، فروری کو عمل میں لائی تھی اس "جرم" کی اطلاع جنرل مینجر تھرمل پاور سٹیشن ملتان نے تحریری طور پر پولیس کو دی تھی ۔

۲۸، فروری کو ملتان کے ایک مجسٹریٹ نے ملزم کو ایک سال قید اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنا دی ۔ ملزم نے سیشن جج ملتان کے روبرو اس سزا کے خلاف اپیل دائر کی ۔ یہ اپیل رد کر دی گئی ۔ اور سزا بحال رہی ۔ یہ سزا ملزم کیمیکل انجینئر کے "اعتراف جرم" کی بنا پر دی گئی تھی فاضل سیشن جج نے سزا کو بحال رکھتے ہوئے اپنے فیصلے میں لکھا کہ ملزم نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے ۔

اس احمدی کیمیکل انجینئر کو راولپنڈی سے تیس کلو میٹر دور ٹیکسلا میں واقع ایک فیکٹری سے الیکٹرک سپلائیز کارپوریشن ملتان کی ایک خرابی کو دور کرنے کے لئے بلوایا گیا تھا ۔

مرزا نصیر احمد بیگ ایڈووکیٹ کیمیکل انجینئر کی طرف سے لاہور ہائی کورٹ کے ملتان بنچ میں پیش ہوئے ۔ فاضل بنچ نے ملزم کی ضمانت پر رہائی کا حکم جاری کیا ۔

(روزنامہ ڈان کراچی ۱۸، مارچ ۱۹۹۱ء)

نمایاں کامیابی :- مکرم منیر احمد خلیل صاحب ابن پروفیسر خلیل احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ نے پنجاب یونیورسٹی میں بی ایس سی کے امتحان ۱۹۹۰ء میں ۸۰/۵۸۸ نمبر حاصل کر کے گورنمنٹ ٹی آئی کالج میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے ۔
احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے ۔

موصیان کرام

○ وہ جائیداد جو آپ نے خود خریدی ہے ۔ اسکا حصہ جائیداد آپ کو ہی ادا کرنا لازم ہے ۔ خواہ وہ ہبہ یا بے نامی کر دی ہو ۔

(سیکرٹری مجلس کارپردازـ)

خبریں

ملکی خبریں

○ سنگاپور ائیر لائن کا طیارہ اغوا کرنے والے چار پاکستانی ہائی جیکروں کو سنگاپور کے دس کمانڈوز نے کارروائی کر کے ۸ ، منٹ کے اندر ہلاک کر دیا ۔ طیارے کے اغوا کا ڈرامہ آٹھ گھنٹے جاری رہا ۔ کوالالمپور سے فضا میں بلند ہونے کے بعد چار ہائی جیکر ٹائلٹ گئے اور واپس آ کر طیارے کو اغوا کرنے کا اعلان کیا ۔ بعد ازاں طیارے کو سنگاپور کے بین الاقوامی چانگی ائیر پورٹ پر کھڑا کر دیا گیا ۔ ہائی جیکروں نے آصف زرداری سمیت پاکستان میں قید ۱۲، ساتھیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا ۔ ان کے مطالبات سے پاکستانی ہائی کمیشن کے توسط سے حکومت پاکستان کو آگاہ کیا گیا ۔ محترمہ بے نظیر بھٹو سے بھی فون ملایا گیا ۔ لیکن وہ بات کرنے کے لئے لائن پر نہیں آئیں ۔ ہائی جیکر محترمہ بے نظیر سے بات چیت کرنے پر اصرار کر رہے تھے ۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے طیارے کو اغوا کرنے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ پیپلز پارٹی کو عالمی سطح پر بدنام کرنے کی مذموم سازش ہے ۔ انہوں نے غیر جانبدار کمیشن کے ذریعے طیارے کے اغوا کی تحقیقات کا مطالبہ کیا ۔

○ ہائی جیکروں میں سے ایک جاوید اختر وزیر اعلیٰ سندھ کا مبینہ طور پر قریبی ساتھی بیان کیا جا رہا ہے ۔

○ حبیب بنک کے مزید ۳۱، اعلیٰ افسروں کو معطل کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے ۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارت کے صوبہ آندھرا پردیش میں چار ریلوے سٹیشنوں کو بموں سے اڑا دیا گیا ہے پورے صوبے میں ریل کا نظام درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے ۔ ہڑتالیوں نے کئی جگہ سے ریل کی پٹڑیاں اکھاڑ دی ہیں ۔ بے شمار افراد کے ہلاک و زخمی ہونے کا خدشہ ہے ۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ ایرانی فوجی دستوں نے گزشتہ روز عراق پر حملہ کر دیا اور سو میل تک عراق کے اندر چلے گئے مگر انہیں واپس سرحد کی طرف دھکیل دیا ۔ حملے کا مقصد باغیوں کی حوصلہ افزائی اور عراق میں قائم جلاوطن ایرانیوں کی فوجی تنظیم کو کچلنا بیان کیا جاتا ہے ۔

○ جرمن وزیر خارجہ نے اندازہ ظاہر کیا ہے کہ خلیجی جنگ پر لفف کھرب ڈالر رقم صرف ہوئی ہے ۔

○ عراقی کرد باغیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ان کی پیش قدمی مسلسل جاری ہے ۔ کرکوک اور موصل کے آس پاس اہم ٹھکانوں پر قبضہ کر لیا گیا ہے ۔

○ امریکی حکام نے کہا ہے کہ صدام کے دن گنے جا چکے ہیں کیونکہ ایرانی ترک شامی اور اسرائیلی انہیں اقتدار میں نہیں دیکھنا چاہتے ۔

○ جنوبی افریقہ میں ماتمی جلوس پر پولیس فائرنگ سے ۱۵ افراد ہلاک ہو گئے ۔

○ افغانستان میں خوست پر قبضے کے لئے گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے ۔ پاکستان نے اس جنگ میں پاک فوج کی مداخلت کی تردید کی ہے ۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے ایک کارروائی کے دوران جو کپواڑہ سیکٹر میں ہوئی ۔ ۱۷ بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا ۔ حریت پسندوں کے دو افراد بھی شہید ہو گئے ۔

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں ۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں ۔

DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	۔ چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	۳۵/-	۔ بول بستری کورس
MITTI CHHOURE COURSE	۲۰/-	۔ مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	۳۰/-	۔ بے بی گروتھ کورس
MARASMAS COURSE	۵۰/-	۔ سوکھا پن کورس
BABY TONIC	۱۰/-	۔ بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	۲۰/-	۔ آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULAR TEETH CURE	۲۰/-	۔ بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن

تین صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: ۶۰۶ ، ۷۷۱